جلد کی پیوند کاری کا حکم!

ادارہ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام درج ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ:

جلد کی پیوند کاری(Skin Grafting) کا کیا حکم ہے؟ جبکہ جلد:

۱:-خود مبتلا بہ مریض کی ہو۔

۲:-کسی دوسرے زندہ انسان کی ہو۔

۳:-کسی میت(Cadaver) سے قطع کی جائے۔

۴:-کسی حلال جانور کی ہو۔

۵:-کسی حرام جانور کی ہو۔

۶:-نیز جلد کے بینک قائم کرنے کا کیا حکم ہوگا؟ جبکہ ''بنوک الدم'' کی طرح کسی پیش آمدہ حادثہ میں جلد کی سرجری بھی ناگزیر ہو جاتی ہے۔

کیا ایسے بینک قائم کرنے کے جواز پر اِن قواعد سے استدلال درست ہوگا: ''**الحاجة تنزل منزلة الضرورة**''، ''**الاضطرار المتوقع ينزل منزلةَ الاضطرار الواقع**''، (**وجود مثل هٰذه البنوک وسيلة لتحقيق أمر مباح و**)''**الوسائل لها حكم المقاصد**''؟

مدلل اور مفصل جواب عنایت فرما کر ممنون فرمائیں۔ مستفتی: عبداللہ، کراچی

الجواب حامدًا و مصليًا

۱:......مریض کی اپنی جلد ایک جگہ سے دوسری جگہ لگائی جاسکتی ہے، لیکن اس کے لیے چونکہ آپریشن (چیر پھاڑ) ضرورت پڑتی ہے، اس لیے آپریشن کی شرائط کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

الف: -کسی ماہر طبیب نے آپریشن کے ذریعہ صحت یابی کی رائے دی کہ ظن غالب یہ ہے کہ اس سے مریض صحیح ہوجائے گا۔

ب: -علاج کے لیے آپریشن کے علاوہ کوئی اس سے آسان طریقہ نہ ہو۔

ج: -مریض، عاقل وبالغ ہو اور اس کی رضامندی بھی ہو، اگر عاقل وبالغ نہیں تو ولی کی اجازت ہو۔

د: -ڈاکٹر ضرورت سے زائد قطع وبرید نہ کرتا ہو۔

ھ: -آپریشن کی ضرورت ہو یا اس سے مقصود کوئی معتد بہ غرض ہو، مثلاً: کسی جسمانی نقص کا ازالہ مقصود ہو، محض فیشن مقصد نہ ہو۔ ''بدائع الصنائع'' میں ہے:

''لو سقط سنه يكره أن يأخذ من ميت فيشدها مكان الأولٰى بالإجماع، وكذا يكره أن يعيد تلك السن الساقطة مكانها عند أبي حنيفةؒ ومحمدؒ ولكن يأخذ سن شاة زكية فيشدها مكانها وقال أبو يوسفؒ : لابأس بسنهٖ ويكره سن غيرهٖ۔''　(کتاب الاستحسان، ج:۵،ص:۱۳۲، ط:سعید)

وفیہ ایضاً:

''إن استعمال جزء منفصل عن غيرهٖ من بني آدم إهانة بذٰلك الغير والآدمي بجميع أجزائهٖ مكرم ولا إهانة في استعمال جزء نفسهٖ في الإعادة إلٰى مكانهٖ۔''

(کتاب الاستحسان، ج:۵،ص:۱۳۳، ط:سعید)

۲،۳: ......کسی زندہ یا مردہ انسان کی جلد یا دوسرے اعضاء کی قطع وبرید خواہ علاج معالجہ کے لیے ہو یا کسی اور غرض کے لیے، اضطراری حالت ہو یا غیر اضطراری، بہرصورت ناجائز اور حرام ہے۔ ''شرح سیر الکبیر'' میں ہے:

''والآدمي محترم بعد موتهٖ علٰى ماكان عليه في حياتهٖ فكما لايجوز التداوي بشيء من الآدمي إكرامًا لهٗ فكذا لايجوز التداوي بعظم الميت ، قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: كسر عظم الميت ككسر عظم الحي۔''

(شرح سیر الکبیر، باب دواء الجراحۃ، ج:۱،ص:۱۲۸)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

''الانتفاء بأجزاء الآدمي لم يجز ، قيل: للنجاسة، وقيل: للكرامة ، هو الصحيح، كذا في جواهر الأخلاطي۔''　(کتاب الکراہیۃ، الباب الثامن عشر، ج:۵،ص:۳۵۴، ط:ماجدیہ)

''فتح القدیر'' میں ہے:

''وحرمة الانتفاع بأجزاء الآدمي لكرامته (هداية) وفی العناية لئلايتجاسر الناس على من كرم الله بابتذال أجزائه۔'' (کتاب الطہارۃ، ج:۱،ص:۸۲،داراحیاء التراث العربی)

''فتاویٰ خانیہ'' میں ہے:

''مضطر لم يجد ميتة وخاف الهلاک، فقال لهٗ رجل: اقطع يدی وكلها أو قال: اقطع منی قطعة وكلها لايسعهٗ أن يفعل ذٰلک ولايصح أمرهٗ به كما لايسع للمضطر أن يقطع قطعة من لحم نفسه فيأكل۔'' (کتاب الکراہیۃ، ج:۳،ص:۴۰۴، ط: ماجدیۃ)

''شرح سیر الکبیر'' میں ہے:

''روي عن أبی أمامة بن سهل بن حنيف أن النبي صلى الله عليه وسلم داوى وجههٗ يوم أحد ...... وهٰذا لأن العظم لايتنجس بالموت على أصلنا لأنهٗ لاحياة فيه إلا أن يكون عظم الإنسان أو عظم الخنزير ، فإنه يكره التداوي به لأن الخنزير نجس العين فعظمهٗ نجس كلحمه لايجوز الانتفاع به بحال والآدمي محترم بعد موته علٰى ما كان عليه فی حياته فكما لايجوز التداوي بشئ من الآدمي الحي إكرامًا لهٗ فكذٰلک لايجوز التداوي بعظم الميت، قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: كسر عظم الميت ككسر عظم الحي۔'' (باب دواء الجراحۃ، ج:۱،ص:۱۲۷، ۱۲۸)

''فتاویٰ عالمگیری'' میں ہے:

''التداوي والمعالجات...... والانتفاع بأجزاء الآدمي لم يجز للنجاسة، وقيل: للكرامة ، هو الصحيح۔'' (کتاب الکراہیۃ، ج:۵،ص:۳۵۴، ط: ماجدیۃ)

''فتاویٰ قاضی خان'' میں ہے:

''رجل برجله جراحة ، قالوا: يكره لهٗ أن يعالج بعظم الإنسان والخنزير، لأنهٗ يحرم الانتفاع۔'' (خانیۃ علی ہامش الہندیۃ، کتاب الکراہیۃ، ج:۵،ص:۱۳۳، ط: ماجدیۃ)

''بدائع الصنائع'' میں ہے:

''لو سقط سنهٗ يكره أن يأخذ من ميت فيشدها مكان الأولٰى بالإجماع۔''

(کتاب الاستحسان، ج:۵،ص:۱۳۳، ط: سعید)

۴:......حلال جانوروں اور دیگر اعضاء جب کہ وہ مذبوحہ ہوں پاک ہیں، ہر حالت میں اس کا لگانا جائز ہے۔ اگر مردار ہو تو ناپاک اجزاء کا استعمال کرنا عام حالات میں ناجائز ہے، البتہ ضرورت کے موقع پر جائز ہے۔ ''بدائع الصنائع'' میں ہے:

''لوسقط سنهٗ يكره أن يأخذ من ميت فيشدها...... ولكن يأخذ سن شاة زكية

فیشدها مکانها۔'' (کتاب الاستحسان، ج:۵،ص:۱۳۲، ط:سعید)

۵:......ناپاک اورحرام جانوروں کی جلد کی پیوندکاری اضطرار اور شدید مجبوری کی حالت میں جائز ہے، عام حالات میں ناجائز وحرام ہے، اضطراری حالت یہ ہے کہ اگر مریض پیوندکاری نہیں کرتا تو ہلاکتِ نفس یا ہلاکتِ عضو یا قریب الہلاک ہوجائے گا، ایسی نازک حالت میں ناپاک اورحرام جانوروں کی جلد کا استعمال جائز ہوگا۔ ''الاشباہ والنظائر'' میں ہے:

''الضرورة تبيح المحظورات ومن ثم جاز أكل الميتة عند المخمصة وإساغة اللقمة بالخمر۔'' (الفن الاول تحت القاعدة الخامسة، ج:۱،ص:۸۷، ط:قدیمی کتب خانہ)

''فتاویٰ عالمگیری'' میں ہے:

''ويجوز للعليل شرب الدم والبول، وأكل الميتة للتداوي إذا أخبرهٗ طبيب مسلم إن شفاءَهٗ فيه ولم يجد من المباح ما يقوم مقامهٗ ، وإن قال الطبيب: شفاء ک فيه وجهان۔'' (کتاب الکراہیۃ، الباب الثامن عشر، ج:۵،ص:۳۵۵، ط:ماجدیۃ)

''شرح مجلّہ'' میں ہے:

''ثم هٰذه الرخصة ثلٰثة أنواع: نوع هو مباح كأكل الميتة والدم ولحم الخنزير وشرب الخمر عند المجاعة أو الغصة أو العطش أو عند الإكراه التام بقتل أو قطع عضو، فهٰذه الأشياء تباح عند الاضطرار، لقولهٖ تعالٰی ﴿إلا ما اضطررتم إليه﴾ أی دعتكم شدة المجاعة إلٰی أكلها والاستثناء من التحريم إباحة۔''

(شرح المجلۃ لخالد الاتاسی، ج:۱،ص:۵۵، المادۃ:۲۱، ط:مکتبۃ رشدیۃ)

(ماخوذ از انسانی اعضاء کی پیوندکاری اور اس کے شرعی احکام، مؤلف: حضرت مفتی عبدالسلام چاٹگامی دامت برکاتہم)

۶:......اوپر ذکر کردہ چوتھی صورت کے بینک قائم کرنا جائز ہے، جبکہ دیگر ناجائز صورتوں کے بینک قائم کرنا جائز نہیں۔

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
ابوبکر سعید الرحمٰن	محمد انعام الحق	شعیب عالم	محمد مطہر
			تخصصِ فقہِ اسلامی

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

..... ۞ ..... ۞ ..... ۞ .....